O

رنج ہوتا ہے مگر لوگ بتاتے نہیں ہیں
زخمِ دل راہ چلے سب کو دکھاتے نہیں ہیں

نفسِ امارہ کو اب قید میں رکھا جائے
ہاتھ آئے ہوئے پنچھی کو اڑاتے نہیں ہیں

بزم میں لوگ جو کہتے ہیں وہ سنتے نہیں ہم
اور جو سناٹے میں سنتے ہیں، سناتے نہیں ہیں

https://emad-ahmad.com/

قلب میں تھوڑی سی تحریک تو پیدا ہوئی ہے
آنچ پر دھیمی رکھو، خود کو جلاتے نہیں ہیں

آنکھ کہتی ہے کہ ظاہر سے پرے بھی کچھ ہے
ایسا کرتے ہیں اسے آج سلاتے نہیں ہیں

ہر گھڑی ذات کو دھوکے میں نہیں رکھ سکتے
اتنی مدت کوئی غم خود سے چھپاتے نہیں ہیں

خود میں کھوئے ہوئے انساں کو پکاروں تو کیا
ایسے عالم میں تو ہم خود کو بلاتے نہیں ہیں

دشتِ ادراکِ حقیقت سے گزرنے والے
پھر غمِ ذات کے دریا میں نہاتے نہیں ہیں

https://emad-ahmad.com/

چشمہٴ دردِ محبت کا یہی ماخذ ہے
قلب پتھر بھی ہو، امید گنواتے نہیں ہیں

جس کی آزادیٔ قلبی میں بدن حائل ہو
ایسے بیمار کو امید دلاتے نہیں ہیں

خود پہ اس درجہ ملامت کا صلہ یہ ہے عماد
اب ہمیں دوست بھی سینے سے لگاتے نہیں ہیں

https://emad-ahmad.com/